https://farid.ps/articles/arguing_with_an_ai_sceptic/ur.html

AI شکاک سے بحث کرنے کی کوشش سے سبق حاصل کیے گئے

یہ قسط ایک سیاسی میم سے شروع ہوئی جو میں نے پوسٹ کی تھی: ڈونلڈ ٹرمپ اور بنجمن نتن یاہو نارنجی جیل کے جوڑے میں، ایک بنک بیڈ پر بیٹھے ہوئے، ایک گرم، نوستالجک کرسمس اوورلے کے نیچے جس پر لکھا تھا "All I Want for Christmas." بصری تضاد فوری اور تیز تھا۔ اسے بنانے کے لیے جان بوجھ کر ورک اراؤنڈز کی ضرورت پڑی۔ موجودہ تصویر پیدا کرنے والے ماڈلز میں پالیسی سیف گارڈز اور تکنیکی ہم آہنگی کی حدود دونوں ہیں:

- Grok مشہور شخصیات کے کاریکیچر کی اجازت دیتا ہے لیکن اوورلیڈ ٹیکسٹ پیدا کرنے میں مسلسل ناکام رہتا ہے۔
- ChatGPT "All I Want for Christmas" جیسا آرائشی تہوار ٹیکسٹ پیدا کرنے میں مہارت رکھتا ہے لیکن اس کی سیف گارڈز زندہ سیاسی رہنماؤں کو جیل کی ترتیب میں دکھانے والے پرامپٹس کو مسترد کر دیتی ہیں۔

کوئی ایک ماڈل مکمل تصویر پیدا نہیں کر سکتا تھا۔ متضاد عناصر – شدید سیاسی طنز اور جذباتی چھٹی کے پیغام کا امتزاج – انکار کے میکانزم کو متحرک کرتے ہیں یا ہم آہنگی کی ناکامی کا باعث بنتے ہیں۔ LLMs صرف ایک مربوط آؤٹ پٹ میں ایسے تصوراتی طور پر متضاد اجزاء کو ترکیب کرنے سے قاصر ہیں۔ میں نے دونوں عناصر کو الگ الگ پیدا کیا، پھر GIMP میں دستی طور پر ضم اور ترمیم کیا۔ حتمی کمپوزٹ بلاشبہ انسانی پیدا کردہ تھی: میرا تصور، میرے اجزاء کا انتخاب، میری اسمبلی اور ایڈجسٹمنٹس۔ ان ٹولز کے بغیر، طنز میرے سر میں پھنسا رہ جاتا یا کروڈ اسٹک فگرز کی شکل میں نکلتا – تمام بصری اثر سے محروم۔

کسی نے تصویر کو "AI پیدا کردہ" رپورٹ کر دیا۔ اگلے دن، سرور نے جنریٹو AI مواد پر پابندی کا نیا اصول متعارف کروایا۔ یہ اصول – اور اس میم جو اسے متحرک کیا – نے مجھے "High-Dimensional Minds and the Serialization Burden: Why LLMs Matter for Neurodivergent Communication" نامی مضمون لکھنے اور شائع کرنے کی مستقیم ترغیب دی۔ مجھے امید تھی کہ یہ ان ٹولز کے بارے میں غور و فکر کو فروغ دے گا کہ وہ ادراک اور تخلیقی سہولتوں کے طور پر کیسے کام کرتے ہیں۔ لیکن یہ ایڈمن کے ساتھ ایک کافی عجیب تبادلے میں تبدیل ہو گیا۔

شکاک کا موقف اور تبادلہ

ایڈمن کا استدلال تھا کہ LLMs انسانی فائدے کے لیے تیار نہیں کیے گئے بلکہ وسائل کے ضیاع اور فوجی سازی کو فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے توانائی کی کھپت، فوجی روابط، ماڈل کے خاتمے، ہیلو سینیشنز، اور "ڈیڈ انٹرنیٹ" کے خطرے کا حوالہ دیا۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ انہوں نے مضمون کو صرف سکم کیا تھا اور وہ ایک طاقتور گیمنگ ورک سٹیشن کے مالک ہیں جو پرائیویٹ تفریح کے لیے ایڈوانسڈ لوکل LLMs چلا سکتا ہے، اور ایک دوست کے ذریعے بڑے ماڈلز تک رسائی ہے۔

کئی تضادات سامنے آئے:

- میرا کام کم پاور، مرمت کے قابل Raspberry Pi 5 (5–15 W) پر ہوتا ہے جو شیئرڈ کلاؤڈ انسٹنسز استعمال کرتا ہے۔ ان کا لوکل سیٹ اپ زیادہ وقف شدہ توانائی اور ہارڈویئر استعمال کرتا ہے۔
- وہ ہارڈویئر جو وہ طاقتور LLMs کے ساتھ "ٹنکر" کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، ان کمپنیوں (Intel, AMD, NVIDIA) سے آتا ہے جن کے DoD کے ساتھ اربوں کے براہ راست معاہدے ہیں۔

سب سے نمایاں طور پر، جو شخص صداقت کے تحفظ کے لیے پابندی نافذ کر رہا تھا، وہ کسی ایسے شخص کو مسترد کر رہا تھا جو LLMs کو حقائق اور جیو پولیٹیکل بائیس کے لیے سختی سے ٹیسٹ کر رہا ہے (میرے Grok اور ChatGPT کے عوامی آڈٹس دیکھیں)۔

ہاکنگ کی تشبیہ اور ایڈمن کے اپنے الفاظ

ایڈمن نے خود کو نیوروڈائیورجنٹ قرار دیا اور AI کو معاون ٹیکنالوجی کے طور پر ممکنہ طور پر تسلیم کیا۔ انہوں نے نابینا افراد کے لیے ریئل ٹائم کیپشننگ شیشوں کو "بہت زبردست" قرار دیا، لیکن اصرار کیا کہ "مشین کا مضامین لکھنا اور تصاویر کھینچنا مختلف ہے۔" انہوں نے مزید کہا: "نیوروڈائیورجنٹ لوگ یہ چیزیں کر سکتے ہیں، بہت سے نے رکاوٹوں پر قابو پا کر ان مہارتوں کو ترقی دی ہے۔" انہوں نے LLMs کے ساتھ اپنے تجربے کی بھی وضاحت کی: "جو موضوع مجھے پہلے سے زیادہ معلوم ہے، مجھے AI کی کم ضرورت ہے۔ جو موضوع مجھے کم معلوم ہے، میں ہیلو سینیشنز کو نوٹس کرنے اور درست کرنے کے لیے کم تیار ہوں۔" یہ بیانات سہولتوں کے فیصلے میں گہری عدم توازن کو ظاہر کرتے ہیں۔

اسی منطق کو سٹیفن ہاکنگ پر लागو کرنے کا تصور کریں:

"ہم تسلیم کرتے ہیں کہ وائس سنتھیسائزر آپ کو زیادہ تیزی سے بات چیت میں مدد دے سکتا ہے، لیکن ہم چاہیں گے کہ آپ اپنی قدرتی آواز سے زیادہ کوشش کریں۔ موٹر نیورون بیماری والے بہت سے لوگوں نے واضح بولنے کے لیے رکاوٹوں پر قابو پایا ہے— آپ کو بھی ان مہارتوں کو ترقی دینا چاہیے۔ مشین حقیقی تقریر سے مختلف چیز کر رہی ہے۔"

یا، ان کے اپنے نقطہ نظر سے حقائق کی درستگی پر:

"ہاکنگ کو کاسمولوجی کے بارے میں جتنا زیادہ پہلے سے معلوم ہے، اسے سنتھیسائزر کی کم ضرورت ہے۔ جتنا کم معلوم ہے، وہ مشین کی آواز میں غلطیوں کو نوٹس کرنے اور درست کرنے کے لیے کم تیار ہے۔"

کوئی یہ قبول نہیں کرے گا۔ ہم سمجھتے تھے کہ ہاکنگ کا سنتھیسائزر کوئی سہارا یا کمزوری نہیں تھا—یہ ضروری پل تھا جو ان کے غیر معمولی دماغ کو اپنی مکمل گہرائی بانٹنے کی اجازت دیتا تھا بغیر ناقابل عبور جسمانی رکاوٹوں کے۔

ایڈمن کی لکیری، انسانی سکیفولڈ ڈنٹر میں آرام ان کی ادراکی طرز کو ظاہر کرتی ہے جو نیوروٹائپکل توقعات سے زیادہ قریب سے میل کھاتی ہے۔ میرا پروفائل اس کا الٹا ہے: حقائق اور منطقی گہرائی قدرتی طور پر آتی ہے (جیسے مکمل طور پر خود ایک ملٹی لنگول بلشنگ پلیٹ فارم تیار کرنا)، لیکن انسانی سامعین کے لیے سکیفولڈڈ، قابل رسائی نثر پیدا کرنا ہمیشہ رکاوٹ رہی ہے—بالکل وہی جو مضمون بیان کرتا ہے۔ کیپشننگ شیشوں یا الٹ ٹیکسٹ کو جائز سہولتوں کے طور پر قبول کرنا جبکہ ادراکی تضاد کے لیے LLM سکیفولڈنگ کو مسترد کرنا ایک من مانی حد کھینچنا ہے۔ Mastodon اور وسیع تر Fediverse اکثر خود کو شمولیت پر فخر کرتے ہیں۔ پھر بھی یہ نئی گیٹس متعارف کراتا ہے: کچھ سہولتیں خوش آمدید ہیں؛ دوسروں کو انفرادی کوشش سے قابو پانا چاہیے۔

تاریخی گونج: تبدیلی اور ٹولز کے خلاف مزاحمت

عوامی جنریٹو AI استعمال کی مکمل مسترد ایک بار بار دہرایا جانے والا پیٹرن ہے ٹیکنالوجی کی تاریخ بھر میں۔ 19ویں صدی کے ابتدائی انگلینڈ میں، ہنرمند بنکر جو Luddites کہلاتے تھے، میکانی لومز کو توڑتے تھے جو ان کے ہنر اور روزگار کو خطرے میں ڈالتے تھے۔ شہروں میں گیس لیمپ لائٹرز ایڈیسن کے انکینڈیسنٹ بلب کی مخالفت کرتے تھے، نوکری ختم ہونے کے خوف سے۔ کوچ مین، اسٹیبل ہینڈز، اور گھوڑوں کے بریڈرز آٹوموبائل کو اپنی زندگی کے طرز کے لیے وجودی خطرہ سمجھتے تھے۔ پروفیشنل سکرائبز اور ڈرافٹس مین فوٹو کاپیئر کو خوفزدہ نظر سے دیکھتے تھے، یقین رکھتے تھے کہ یہ محنتی ہاتھ کے کام کی قدر کم کر دے گا۔ ٹائپ سیٹرز اور پرنٹرز کمپیوٹرائزڈ کمپوزیشن سسٹمز سے لڑتے تھے۔

ہر کیس میں، مزاحمت حقیقی خوف سے نکلتی تھی: نئی ٹیکنالوجی نے ان مہارتوں کو جو وہ فخر سے رکھتے تھے، متروک بنا دیا، ان کے معاشی کردار اور سماجی شناخت کو چیلنج کیا۔ تبدیلیاں انسانی محنت کی قدر کم کرنے جیسی محسوس ہوتی تھیں۔

پھر بھی تاریخ ان اختراعات کا جائزہ ان کے وسیع تر اثر سے لیتی ہے: میکانیकरण نے مشقت کم کی اور ماس پروڈکشن ممکن بنائی؛ برقی لائٹنگ نےپیداواری اوقات کو بڑھایا اور حفاظت بہتر کی؛ آٹوموبائلز نے ذاتی نقل و حرکت عطا کی؛ فوٹو کاپیئرز نے معلومات کی رسائی کو جمہوری بنایا؛ ڈیجیٹل ٹائپ سیٹنگ نےپبلشنگ کو تیز تر اور زیادہ قابل رسائی بنایا۔ آج کم ہی لوگ گیس لیمپس یا گھوڑوں والی ٹرانسپورٹ پر واپس جانا چاہیں گے صرف روایتی نوکریاں برقرار رکھنے کے لیے۔ ٹولز نے انسانی صلاحیت اور شرکت کو اس سے زیادہ بڑھایا جتنا کم کیا۔

جنریٹو AI — ادراک یا تخلیق کے لیے پروسٹھیسس کے طور پر استعمال — وہی راستہ اختیار کرتی ہے: یہ انسانی ارادے کو ختم نہیں کرتی بلکہ ان لوگوں کی اظہار کو بڑھاتی ہے جن کے خیالات عمل کی رکاوٹوں سے محدود رہے ہیں۔ اسے مکمل مسترد کرنا لڈائٹ جذبے کو دہرانے کا خطرہ ہے — واقف عمل کا دفاع وسیع تر شرکت کی قیمت پر۔

نتیجہ: کون فیصلہ کرتا ہے کہ کون سی سہولتیں قابل قبول ہیں؟

اس مضمون میں بیان کیے گئے واقعات — ایک رپورٹ شدہ تصویر، ایک جلد بازی میں نافذ پابندی، ایک طویل بحث — مقامی ٹیکنالوجی پر اختلاف سے زیادہ کچھ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ ایک زیادہ گہرا اور بنیادی سوال بے نقاب کرتے ہیں: **کون فیصلہ کرتا ہے کہ کون سی سہولتیں قابل قبول ہیں، اور کون سی نہیں؟** کیا وہ لوگ جو جلد اور دماغ میں رہتے ہیں جنہیں سہولت کی ضرورت ہے — جو روزمرہ کے تجربے سے جانتے ہیں کہ کون سا پل ان کی صلاحیتوں اور مکمل شرکت کے درمیان خلا کو پاٹتا ہے؟ یا بیرونی لوگ، چاہے کتنے ہی نیک نیتی ہوں، جو اس زندہ حقیقت کا اشتراک نہیں کرتے اور اس لیے رکاوٹ کا وزن محسوس نہیں کر سکتے؟

تاریخ اس سوال کا بار بار جواب دیتی ہے، اور تقریباً ہمیشہ ایک ہی سمت میں۔ وہیل چیئرز کو ایک وقت میں انحصار کو فروغ دینے کے طور پر تنقید کی جاتی تھی؛ بہرہ تعلیم کے نظام نے طویل عرصے تک اصرار کیا کہ بچے ہونٹ پڑھنا اور زبانی تقریر سیکھیں بجائے سائن لینگویج کے۔ ہر کیس میں، جو لوگ نقصان کے قریب ترین تھے انہوں نے آخر کار غلبہ پایا — نہ اس لیے کہ انہوں نے لاگت، رسائی، یا ممکنہ غلط استعمال کی تشویشات کو انکار کیا، بلکہ اس لیے کہ وہ اپنی ایجنسی اور عزت کو بحال کرنے کے بارے میں پرائمری اتھارٹی تھے۔

بڑے لینگویج ماڈلز اور دیگر جنریٹو ٹولز کے ساتھ، ہم دوبارہ وہی سائیکل جی رہے ہیں۔ بہت سے جو ان کے استعمال پر گیٹ لیپنگ کرتے ہیں وہ مخصوص ادراکی یا اظہاری رکاوٹیں محسوس نہیں کرتے جو لکیری سکیفولڈنگ، بیانیہ بہاؤ، یا تیز سیریلائزیشن کو تھکا دینے والا غیر ملکی زبان کا ترجمہ جیسا محسوس کراتی ہیں۔ باہر سے، "زیادہ کوشش کرو" یا "مہارت ترقی دو" معقول لگ سکتا ہے۔ اندر سے، ٹول کوشش کے ارد گرد شارٹ کٹ نہیں ہے؛ یہ ریمپ ہے، سماعت کا آلہ، پروسٹھیٹک جو پہلے سے موجود کوشش کو دنیا تک پہنچنے دیتا ہے۔

گہری ستم ظریفی تب سامنے آتی ہے جب فیصلہ ساز خود کو نیورو ڈائیورجنٹ قرار دیتے ہیں، پھر بھی ان کی خاص نیورولوجی فیصلے کے ڈومین میں نیوروٹائپکل توقعات سے زیادہ قریب سے میل کھاتی ہے۔ "میں نے اس طرح قابو پایا، تو دوسروں کو بھی چاہیے" سمجھ میں آتا ہے، لیکن یہ پھر بھی گیٹ کیپنگ کا کام کرتا ہے — وہی نورمز کو دوبارہ پیدا کرتا ہے جن کی ہم نیوروٹائپکل اتھارٹیز سے تنقید کرتے ہیں۔ ایک مستقل اخلاقی اصول کی ضرورت ہے:

- نقصان کے قریب ترین شخص مکمل شرکت کو ممکن بنانے کے بارے میں پرائمری اتھارٹی ہے۔
- بیرونی تنقید اجتماعی نقصانات (ماحولیاتی اثر، غلط معلومات کا خطرہ، لیبر کی جگہ تبدیل) پر جائز ہے، لیکن خود سہولت کی اندرونی جائزیت پر نہیں۔

ایک خاص طور پر ظاہر کرنے والا ڈبل سٹینڈرڈ جنریٹو AI استعمال کی واضح انکشاف کی وسیع مانگ میں نظر آتا ہے۔ ہم زیادہ تر دیگر سہولتوں کے لیے ایسی ہی انکشاف کی مانگ نہیں کرتے۔ اس کے برعکس، ہم ٹیکنالوجیکل ایڈوانسز کو جشن دیتے ہیں جو انہیں پوشیدہ بنا دیتے ہیں: موٹے شیشے کو کانٹیکٹ لینز یا ریفریکٹو سرجری سے تبدیل؛ بھاری سماعت کے آلات کو قریب پوشیدگی میں چھوٹا کرنا؛ فوکس، موڈ، یا درد کی دوائیں نجی طور پر لی جاتی ہیں بغیر فٹ نوٹ یا ڈس کلیمر کے۔ ان کیسز میں، معاشرہ پوشیدہ، خفیہ استعمال کو ترقی سمجھتا ہے — عزت اور نارملٹی کی بحالی کے طور پر۔ پھر جب سہولت ادراک یا اظہار کو بڑھاتی ہے، سکرپٹ الٹ جاتی ہے: اب اسے نشان زد، اعلان، جواز پیش کرنا پڑتا ہے۔ پوشیدگی مشکوک بن جاتی ہے بجائے مطلوبہ کے۔ یہ منتخب شفافیت کی مانگ حقیقی طور پر دھوکہ دہی کو روکنے کے بارے میں نہیں؛ یہ ایک خاص غیر معاون انسانی تصنیف کی تصویر کے ساتھ آرام کو برقرار رکھنے کے بارے میں ہے۔ جسمانی اصلاحات کو غائب ہونے کی اجازت ہے؛ دماغ کی اصلاحات کو نمایاں طور پر نشان زد رہنا پڑتا ہے۔

اگر ہم مستقل رہنا چاہتے ہیں، تو ہمیں یا تو ہر سہولت کے لیے انکشاف کی مانگ کرنی پڑے گی (ایک مضحک اور جارحانہ ضرورت) یا ادراکی ٹولز کو خاص جانچ پڑتال کے لیے الگ نہ کرنا۔ اصولی موقف — جو خود مختاری اور عزت کا احترام کرتا ہے —

یہ ہے کہ ہر شخص کو فیصلہ کرنے دیں کہ ان کی سہولت کتنی نظر آئے یا نہ آئے، بغیر سزا دینے والے اصولوں کے جو ایک شکل کی مدد کو نشانہ بناتے ہیں کیونکہ یہ تخلیق اور عقل کے موجودہ تصورات کو پریشان کرتی ہے۔ یہ مضمون صرف ایک خاص ٹول کا دفاع نہیں ہے۔ یہ معذور اور نیوروڈائیورجنٹ لوگوں کے وسیع تر حق کا دفاع ہے کہ وہ اپنی رسائی کی ضرورتیں خود بیان کریں، بغیر انہیں ان لوگوں سے جواز پیش کرنے کے جو کبھی ان کے جوتوں میں نہیں چلے۔ یہ حق متنازعہ نہیں ہونا چاہیے۔ پھر بھی، جیسا کہ پچھلا بیان ظاہر کرتا ہے، یہ اب بھی ہے۔